بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں

نمبر سلسلۂ اشاعت کتب (۲)

العقائد

حصہ اول

مصنفہ علامۃ العصر بحر العلوم اشرف العلماء سید اشرف صاحب شمسی

در ۱۳۳۳ھ

باہتمام

خاکسار ازلی سید علی ید اللہی غفرلہ

بار اول

بہ شمس الاسلام پریس طبع شد

تعداد جلد (۱۰۰۰)

قیمت فیجلد (۳/)

۱۹۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً۔ ایک زمانہ سے میرے بھتیجے مولوی سید مرتضی کا
جو میرے شاگرد بھی ہیں یہ تقاضا تھا کہ بچوں کی تعلیم کے لئے عقاید میں
ایک رسالہ بطور سوال و جواب کے سلیس عبارت میں جو بچوں کی سمجھ
میں آجائے تالیف کیا جائے خصوصاً جب وہ انجمن مہدیہ بین [illegible] کے
سرپرست بنائے گئے اور علاوہ قومی کاموں کے ایک [illegible] طلبہ
بھی ان کی نگرانی میں آگیا تو انھوں نے اس رسالہ کی تالیف کا تقاضا
بہت ہی اہمیت کے ساتھ کیا۔ بندہ چونکہ مدرسہ دارالعلوم سرکار عالی
میں ملازم اور کالج کی جماعتوں کی تدریس پر مامور اور نیز خانگی طور پر بھی
قومی طلبہ کی تدریس و تعلیم میں مصروف رہتا ہے کم فرصتی کی وجہ سے
عذر و بہانہ کرتا رہا بالآخر [illegible] کے پورے کئے بغیر چارہ نہیں دیکھا
ماہ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ کی تعطیل میں اس رسالہ کو شروع کیا اور بہت جلد
اسکی تالیف سے فراغت حاصل کی [illegible] مختصر رسالہ میں وہی ضروری
مسائل بیان کئے گئے ہیں جن کو بچے سمجھ سکیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ یہ رسالہ کار آمد ثابت ہو اور بچوں کو نفع پہنچاوے فقط

۲۹ صفر ۱۳۳۲ھ

سید اشرف غفرلہ

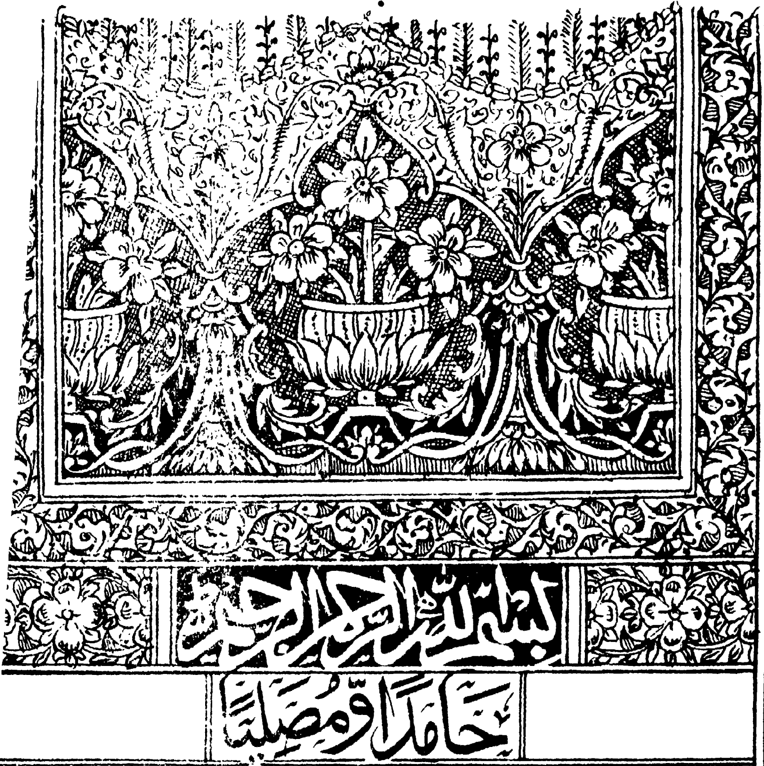
وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

اللہ کا شکر ہے کہ کم سن بچوں کی تعلیم کے لئے رسالۂ نافعہ مسمّی

العقائد

من تالیفات عالیجناب مولانا مولوی سید اشرف صاحب شمسی مدرس دار العلوم سرکار عالی

قد طبع فی المطبع شمس الاسلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال۔ ایمان کیا چیز ہے۔

جواب۔ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہنا اور اسی کا دل میں اعتقاد رکھنا اور جن چیزوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضروریات دین فرمایا ہے اون کی تصدیق کرنا۔

سوال۔ اسلام کیا ہے۔

جواب پانچوں وقت کی نماز پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا کعبہ کا حج کرنا۔

سوال۔ احسان کیا ہے۔

جواب۔ احسان کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالی کی اس طرح عبادت کرنا کہ وہ

تمھارے روبرو ہے اور تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اس کو دیکھ نہ سکو تو یہ سمجھ کر عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

سوال۔ توحید کیا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا اور اوس کی ذات وصفات میں مخلوق کو شریک نہ کرنا۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں کیا ہیں۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ عالم ہے۔ قادر ہے۔ زندہ ہے۔ سنتا ہے۔ دیکھتا ہے کلام کرتا ہے۔ ارادہ کرکے کام کرتا ہے۔

سوال۔ کیا اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔

جواب۔ چھپی ہوئی چیزوں اور ظاہر چیزوں کو جانتا ہے۔ ہم جو کچھ کہتے اور کرتے اور دل میں ارادہ کرتے ہیں سب جانتا ہے۔

سوال۔ کیا اللہ سب چیزوں پر قادر ہے۔

جواب۔ ہاں اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے پیدا کرنے اور اُن کے مٹانے پر اور پھر ایک گھڑی میں سب دنیا کے پیدا کرنے مارنے اور جلانے پر قادر ہے۔ دیکھو اس نے اپنی قدرت سے زمین بنائی آسمان بنائے۔ سورج بنایا۔ چاند بنایا۔ بے گنتی ستارے پیدا کئے۔ جاندار و بیجان چیزیں پیدا کیں پس وہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور ہم اس کے بندے ہیں۔

سوال۔ کیا بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلوق کو شریک مانتے ہیں

جواب۔ ہاں ہندو اپنے ہاتھوں سے مورتیں بناتے اور انکو خدا کے شریک مانتے اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ اور پارسی بھی سورج اور آگ کی پوجا کرتے ہیں اور دو خدا کہتے ہیں ایک بھلائی کا پیدا کرنے والا خدا۔

اور دوسرا برائی کا پیدا کرنے والا خدا۔
اور نصاریٰ بھی یہ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں۔ غرض یہ سب مشرک ہیں۔
سوال۔ کیا اس طرح کہنا نہ چاہیئے۔
جواب۔ اس طرح کہنا کفر ہے۔
سوال۔ کفر کے کیا معنی ہیں۔
جواب۔ کفر کے معنی چھپانے کے ہیں۔ مگر شرع میں کفر کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا۔ یا اس کے احکام کو نہ ماننا یا فرشتوں پر ایمان نہ لانا۔ یا اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو جھٹلانا۔ یا قیامت پر ایمان نہ لانا۔ یا نیکی و بدی کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ماننا۔ یا مرنے کے بعد عذاب قبر و عذاب دوزخ کا انکار کرنا۔ یا مر کر پھر دوبارہ پیدا ہونے کا انکار کرنا۔ یا حساب کتاب دوزخ و جنت کا انکار کرنا۔ حرام چیز کو حلال سمجھنا اور حلال چیز کو حرام سمجھنا۔
سوال۔ فرشتے کون لوگ ہیں۔
جواب۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندہ ہیں بڑے فرماں بردار ہیں کبھی اُن سے خطا نہیں ہوتی۔
سوال۔ کیا فرشتے بھی ہمارے ویسے آدمی ہیں۔
جواب۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے نہیں ہیں بلکہ حضرت کے پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔
سوال۔ کیا وہ مٹی سے نہیں بنائے گئے ہیں اور مٹی کے پتلے نہیں ہیں۔
جواب۔ وہ مٹی کے پتلے نہیں ہیں بلکہ وہ نور کے پتلے ہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کو نور سے پیدا کیا ہے۔

سوال۔ کیا فرشتے لوگوں کو نظر آتے ہیں۔
جواب۔ وہ سب لوگوں کو نظر نہیں آتے۔
سوال۔ اس کی کیا وجہ ہے۔
جواب۔ فرشتوں کے جسم بہت زیادہ پاک ہیں اور جو چیز زیادہ پاک ہوتی ہے وہ نظر نہیں آتی اسی واسطے فرشتے بھی نظر نہیں آتے۔ دیکھو اور غور کرو کہ اللہ تعالیٰ کی بعضی مخلوق جس میں ہم ہمیشہ چلتے پھرتے رہتے بستے ہیں جیسے ہوا کہ وہ ہم کو نظر نہیں آتی۔
سوال۔ یہ سب فرشتے کہاں رہتے ہیں۔
جواب۔ آسمانوں اور زمینوں پر رہتے ہیں۔ ان میں سے بعضے ایسے فرشتے ہیں جو آسمان سے زمین پر اترتے ہیں اور زمین سے آسمان پر چڑھتے ہیں۔
سوال۔ کیا فرشتے کسی انسان کو نظر نہیں آتے۔
جواب۔ بعضے انسانوں کو نظر آتے ہیں۔ چنانچہ پیغمبروں کو نظر آتے ہیں اور ان سے بات چیت بھی کرتے ہیں۔
سوال۔ پیغمبروں کو فرشتے کس لئے نظر آتے ہیں۔
جواب۔ اللہ تعالیٰ نے بعضے انسانوں کو اپنی مہربانی سے بہت ہی پاک اور روشن دل پیدا کیا ہے ان کے جان و دل پاکی اور روشنائی میں فرشتوں سے کم نہیں ہیں۔ اس لئے فرشتے ان کو نظر آتے ہیں۔
سوال۔ ایسے لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کس لئے بھیجتا ہے۔
جواب۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو سیدھی راہ پر چلانے اور ان سے اپنی خوشی کے کام کرانے کے واسطے ایسے پاک لوگوں کو جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اپنے بندوں کے پاس بھیجتا ہے اور ان کو اپنے نائب بناتا ہے اور ان کے

پاس فرشتوں کو بھیجکر اچھی اچھی باتیں اور بھلائی کے کام سکھلاتا ہے پس اللہ فرشتے بات چیت کرتے ہیں اور اللہ تعالی نے ان کو جو کچھ فرمایا ہے وہ سب سنا دیتے ہیں۔ اس کے بعد یہ پاک بندے اللہ تعالی کا حکم اس کے بندوں کو سنا کر اللہ تعالی کی طرف بلاتے ہیں ان پاک بندوں کو پیغمبر کہتے ہیں۔

سوال ۔کیا فرشتے بھی اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں۔

جواب ۔بیشک عبادت کرتے ہیں بعضے ان میں سے رکوع میں ہیں اور بعضے سجدہ میں ہیں غرض جیسا حکم ہوتا ہے ویسا عمل کرتے ہیں۔

سوال ۔ ان فرشتوں میں بزرگ فرشتے کتنے ہیں اور ان کے کیا نام ہیں۔

جواب ۔ چار فرشتے ہیں۔ جبریلؑ۔ میکائیلؑ۔ عزرائیلؑ۔ اسرافیلؑ۔

سوال ۔ ان کی کیا خدمتیں ہیں۔

جواب جبریلؑ پیغمبروں پر خدا کی طرف سے وحی لاتے ہیں۔ میکائیلؑ انسان اور حیوانات کے رزق کی تدبیر کرتے ہیں۔ عزرائیلؑ جانداروں کی روح قبض کرتے ہیں۔ اسرافیلؑ کی یہ خدمت ہے کہ جب اللہ کا حکم ہو صور پھونک دیں۔ دو مرتبہ صور پھونکا جائے گا۔ پہلے ان کے صور سے ساری دنیا آسمان و زمین اور ان میں جو چیزیں ہیں فنا ہو جائیں گی اور دوسری مرتبہ ان کے صور سے ساری دنیا اور سب چیزیں پیدا ہو جائیں گی۔

سوال ۔ ان فرشتوں میں سب سے بزرگ کون فرشتہ ہے۔

جواب ۔ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ خود اللہ تعالی نے ان کی تعریف قرآن مجید میں فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جبریلؑ فرشتوں میں سردار ہیں۔

سوال ۔ فرشتے کتنے ہونگے۔

جواب ۔ فرشتوں کی گنتی کوئی انسان نہیں جانتا۔ اللہ تعالی انکی گنتی جانتا ہے

سوال۔ وحی کے کیا معنی ہیں۔

جواب۔ وحی کے معنی لغت میں لکھنے اور کتابت کے ہیں اور شرع میں وحی ان احکام اور خبروں کا نام ہے جن کی اطلاع فرشتوں اور پیغمبرونکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔

سوال۔ کیا وحی پیغمبروں پر فرشتوں کے ذریعہ سے اترتی ہے یا خود اللہ تعالےٰ پیغمبروں پر وحی اتارتا ہے۔

جواب۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ سے پیغمبروں پر وحی بھیجتا ہے۔ اور کبھی خود پیغمبروں پر بلا ذریعہ کے وحی اتارتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسی علیہ السلام سے کلام فرمایا ہے۔

سوال۔ وحی کے کتنے قسم ہیں۔

جواب۔ تین قسم ہیں۔ ایک وحی الہام ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے دل میں کوئی حکم یا خبر پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ پاک بندہ اس کو سمجھ لیتا ہے۔ دوسری وحی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ سے خود کلام کرتا ہے یہ دونوں قسم کی وحییں پیغمبروں اور غیر پیغمبروں کو ہوتی ہیں۔ تیسری وہ وحی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کے ذریعہ اپنے بندہ کی تعلیم فرماتا ہے۔ یہ وحی جس پر ہوتی ہے وہ خدا کا پیغمبر ہوتا ہے۔

سوال۔ کیا یہ سب وحییں اکٹھا بھی کی جاتی ہیں۔

جواب۔ ہاں اکٹھا کی جاتی ہیں اور ان ہی کے مجموعہ کو خدا کی کتاب کہتے ہیں بشرطیکہ پیغمبر یا خدا کا خلیفہ یہ بتادے کہ ان الفاظ میں مجھے خدا نے یہ تعلیم دی ہے اور یہ خدا کا کلام ہے میرا نہیں ہے۔

سوال۔ خدائے تعالیٰ کی کتنی کتابیں ہیں۔

جواب۔ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں چار ہیں۔ اور صحیفے ان کے سوا ہیں۔

سوال۔ صحیفہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ صحیفہ اور کتاب کا ایک ہی معنیٰ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جن وحیوں کے مجموعہ کو صحیفہ فرمایا ہے اس کو صحیفہ کہتے ہیں اور جن وحیوں کے مجموعہ کو کتاب فرمایا ہے اس کو کتاب کہتے ہیں۔

سوال۔ کتابوں کے کیا نام ہیں۔

جواب۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل۔ قرآن مجید۔

سوال۔ صحیفوں کے کیا نام ہیں۔

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے صحیفوں کے نام نہیں بتائے ہیں بلکہ جو صحیفے جس پیغمبر پر اترے ہیں اوسی پیغمبر کے نام کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں جیسا کہ آدم علیہ السلام کے صحیفے۔ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے۔

سوال۔ جن پیغمبروں پر خدا کی کتابیں اتری ہیں ان پیغمبروں کے کیا نام ہیں۔

جواب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اتری ہے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اتری ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اتری ہے اور حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترا۔

سوال۔ خدا کی کتابوں میں کیا کیا مضمون ہوتے ہیں۔

جواب خدا کی کتابوں میں کئی قسم کے مضمون ہوتے ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات و ملائکہ و احوال قیامت جنت دوزخ ثواب و عذاب کا ذکر ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طریقے اور اقسام عبادات کا بیان ہوتا ہے۔ تیسرا یہ کہ دنیاوی معاملات کے اصول وضوابط کا ذکر ہوتا ہے

چوتھا گزشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کی خبریں۔ اور آیندہ خلیفوں کی خوش خبریاں
پانچواں نصیحتیں و امثال وغیرہ۔

سوال۔ یہ چاروں کتابیں ایک زبان میں ہیں یا ہر ایک کی جدا جدا زبان ہے؟

جواب۔ توریت کی عبرانی زبان ہے اور انجیل و زبور کی سریانی زبان ہے قرآن مجید کی عربی زبان ہے۔

سوال۔ ان کتابوں کی زبانیں جدا جدا ہونے کی کیا وجہ ہے۔

جواب۔ پیغمبروں اور ان کی قوموں کی جو زبان ہوتی ہے اسی میں خدا کی کتاب پیغمبروں پر اترتی ہے۔

سوال۔ نبی و رسول کے کیا معنی ہیں:۔

جواب۔ اس کے معنی پہلے بیان ہو چکے ہیں۔ مگر یہاں بھی ذکر کئے جاتے ہیں نبی وہ پاک اور بزرگ شخص ہے جس کو اللہ تعالی اپنے بندوں کی رہنمائی کیلئے پیدا کرتا ہے اور جبریل کے ذریعہ سے اس کو تعلیم فرماتا ہے۔ اور رسول وہ نبی ہے جو کسی قوم کی طرف ان کی ہدایت کے لئے بھیجا جاتا ہے۔

سوال۔ رسول کے کئی قسم ہیں۔

جواب۔ رسول کے دو قسم ہیں ایک وہ رسول ہے جو صاحب کتاب ہے یعنے اوس پر کتاب اللہ تعالی نے اتاری ہے۔ دوسرا وہ رسول ہے جو صاحب کتاب نہیں ہے اکثر پیغمبر ایسے ہی ہیں۔

سوال۔ وہ رسول جو صاحب کتاب ہے کتنے قسم پر ہے۔

جواب۔ دو قسم پر ہے ایک وہ ہے جو صاحب کتاب اور نئی شریعت رکھتا ہو جیساکہ حضرت موسےٰؑ و حضرت عیسےٰؑ و حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا وہ صاحب کتاب ہے جو نئی شراعیت نہ رکھتا ہو جیساکہ حضرت

داؤد علیہ السلام کو آپ پر زبور اتری ہے مگر اسمیں نئی شریعت نہیں تھی۔ بلکہ حضرت داؤد علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر حکم کرتے تھے اور عمل کرتے تھے۔

سوال۔ کیا پیغمبر کوئی ایسا کام بھی کرتے ہیں جو دوسرے لوگوں سے نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ ہاں ان سے ایسے کام ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے لوگ ان کاموں کے کرنے سے عاجز ہوجاتے ہیں اور ایسے کام کو معجزہ کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا معجزہ پیغمبر کا فعل ہے یا اللہ تعالیٰ کا فعل ہے۔

جواب۔ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے طلب کرنے پر صادر ہوتا ہے اور اس فعل کو اللہ تعالیٰ نبی کے ذریعہ سے صادر کرتا ہے۔ یہ فعل عادت کے خلاف ہوتا ہے اور امت سے اس کی نظیر صادر نہیں ہو سکتی۔

سوال۔ خلیفۃ اللہ کس کو کہتے ہیں۔

جواب۔ خلیفۃ اللہ وہ ہے جسمیں انبیاء کے صفات ہوں اور خدا سے تعلیم پاتا ہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہو۔ خلیفۃ اللہ کے دو قسم ہیں ایک وہ ہے جس کو خدا سے اور جبرئیل سے تعلیم ہوتی ہے اس کو نبی کہتے ہیں دوسرا وہ ہے کہ اوس کو فقط خدا سے تعلیم ہوتی ہے اور جبرئیل سے نہیں ہوتی یہ شخص خلیفۃ اللہ ہے نبی و رسول نہیں ہے۔

سوال۔ کیا فرشتوں میں بھی پیغمبر ہوتے ہیں۔

جواب۔ ہاں ہوتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ جبرئیل پیغمبر ہیں

سوال۔ یہ تو معلوم ہوا کہ انسانوں اور فرشتوں میں پیغمبر ہوتے ہیں مگر قوم جن میں بھی پیغمبر گزرے ہیں یا نہیں۔

جواب۔ کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا کہ قوم جن میں بھی کوئی پیغمبر ہوا ہے

سوال۔ اس کی کوئی اور بھی وجہ ہے۔

جواب - ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنات کی پیدائش آگ سے ہے پس انہیں گرمی و غصہ بہت بڑا ہوا ہے اور جہاں غصہ کی زیادتی ہوتی ہے وہاں عقل کی کمی ہوتی ہے۔ اور جو کم عقل ہے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی سمجھے اور لوگوں کو سمجھا سکے۔ غرض انکی فطرت رہنمائی اور رہبری کے لایق نہیں ہے اسی واسطے یہ پیغمبر ہو نہیں سکتے۔

سوال - کیا عورتیں بھی پیغمبر ہوئی ہیں۔

جواب - کسی عورت کا پیغمبر ہونا ثابت نہیں ہوا۔

سوال - کیا سب پیغمبر ایک مرتبہ کے ہیں یا ان میں کمی و بیشی ہے۔

جواب - جو پیغمبر صاحب کتاب و صاحب شریعت ہیں اُن پیغمبروں سے زیادہ بزرگ ہیں جو صاحب کتاب و صاحب شریعت نہیں ہیں۔

سوال - کیا پیغمبر اپنی قوم کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں یا سب اولاد آدم علیہ السلام کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔

جواب - سب پیغمبروں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب اولاد آدم کی ہدایت کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی پیغمبر نہیں ہے جو ساری دنیا کے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہو۔ بلکہ ہر ایک پیغمبر کسی ایک قطعہ زمین پر روانہ کیا گیا ہے کہ اس قطعہ کے لوگوں کو ہدایت کرے اور خدا کی طرف بلا دے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام زمین بابل پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام موتفکات پر ہدایت کرنے کو موتفکات ان قریوں کو کہتے ہیں جو قہر خدا سے اُلٹ گئے۔ یعقوب علیہ السلام زمین کنعان پر اور موسیٰ علیہ السلام زمین مصر پر اور شعیب علیہ السلام زمین مدین پر ہود علیہ السلام قوم عاد پر اور صالح علیہ السلام قوم ثمود پر اور عیسیٰ علیہ السلام

قوم ہود پر بھیجے گئے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے انسانوں بلکہ جن کی بھی ہدایت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

سوال۔ سب کے پہلے کون پیغمبر ہوئے اور سب کے پیچھے کون پیغمبر ہوئے۔

جواب۔ حضرت آدم علیہ السلام سب کے پہلے پیغمبر ہوئے اور محمد رسول اللہ سب کے آخر میں پیغمبر ہوئے ہیں۔

سوال۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے کوئی پیغمبر نہیں تھا۔

جواب۔ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے کوئی آدمی نہیں تھا سب آدمی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ آپ کو ابو البشر بھی کہتے ہیں حضرت حوا جو آپ کی بی بی ہیں آپ ہی سے پیدا ہوئیں۔

سوال۔ کیا اللہ تعالی آپ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔

جواب۔ بیشک اللہ نے آپ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ اور زمین پر آپ کو اپنا خلیفہ بنایا۔

سوال۔ آدم علیہ السلام نے کن لوگوں کو راستہ بتایا اور گمراہی سے بچایا۔

جواب۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو ہدایت کی اور ان کو خدا کے احکام سکھائے۔

سوال۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام پر اللہ نے کوئی کتاب اوتاری تھی۔

جواب۔ حضرت آدم علیہ السلام پر کوئی کتاب نہیں اُتری بلکہ آپ پر صحیفے اترے ہیں۔ اور ان پر عمل کرنے کی تعلیم دی ہے۔

سوال۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ کا کیا نام ہے۔

جواب۔ آپ کے والد کا نام عبداللہ ہے اور ماں کا نام بی بی آمنہ ہے

سوال۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس پیغمبر کی اولاد میں ہیں۔

جواب۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

سوال۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کتنے فرزند تھے اور انکے نام کیا تھے۔

جواب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تھے اور انکا نام اسحٰق و اسمعیل ہے

سوال۔ کیا یہ دونوں پیغمبر ہیں۔

جواب۔ ہاں یہ دونوں پیغمبر ہیں۔

سوال۔ کیا یہ دونوں پیغمبر سگے بھائی ہیں۔ یا ان کی ماں جدا ہیں۔

جواب۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی ماں کا نام ہاجرہ ہے اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی ماں کا نام سارہ ہے۔

سوال۔ یہ دونوں پیغمبر کہاں رہتے تھے۔

جواب۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام اپنی ماں کے ساتھ مکہ میں رہتے تھے اور حضرت اسحٰق علیہ السلام اپنی ماں کے ساتھ ملک شام میں رہتے تھے۔

سوال۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی اولاد میں ہیں۔

جواب۔ اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

سوال۔ اسحٰق علیہ السلام کو کتنے فرزند تھے۔

جواب۔ مشہور ہے کہ دو فرزند تھے۔ عیسٰی۔ یعقوب۔ حضرت یعقوب علیہ السلام پیغمبر تھے۔ اور آپ کو اسرائیل بھی کہتے ہیں۔ آپ کو بارہ فرزند تھے۔ سب کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

سوال۔ بارہ فرزندوں کے نام کیا ہیں۔

جواب۔ یہوذا۔ روبیل۔ شمعون۔ لاوی۔ ربالون۔ یشجر۔ ودان نفتالی جاد۔ آشر۔ یوسف۔ بنیامین۔

سوال۔ حضرت موسٰی علیہ السلام کس فرزند کی اولاد سے ہیں۔

جواب - حضرت لاوی کی اولاد سے ہیں۔

سوال - داؤد علیہ السلام کس کی اولاد سے ہیں

جواب - حضرت یہوذا کی اولاد سے ہیں۔

سوال - حضرت عیسیٰ کس کی اولاد سے ہیں۔

جواب - حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی اولاد سے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم سلیمان علیہ السلام کی پوتی ہیں۔

سوال - کیا حضرت داؤد علیہ السلام صاحب شریعت جدید نہ تھے۔

جواب - پہلے بیان ہوا ہے کہ حضرت داؤدؑ شریعت موسیٰ علیہ السلام پر عمل کرتے تھے اگرچہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے زبور اتاری تھی مگر اسمیں دعائیں تھیں اور احکام نہیں تھے۔

سوال - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں رہتے تھے۔

جواب - آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ میں بستے تھے۔

سوال - کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادا بھی مکہ میں رہتے تھے۔

جواب - مکہ میں ہی رہتے تھے۔

سوال - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور نسب نامہ ذکر کیا جائے

جواب - محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن سعد بن عدنان۔

سوال - کیا آنحضرت کے ماں باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے تک زندہ تھے۔

جواب - نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن میں مر گئے تھے۔

سوال - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس نے پرورش کی۔

جواب - آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی پرورش کی۔
سوال - کیا ابوطالب آپ کی پیغمبری کے زمانہ میں موجود تھے۔
جواب - موجود تھے مگر انکا ایمان لانا ثابت نہیں ہے۔
سوال - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس عمر میں پیغمبر ہوئے۔
جواب - چالیس برس کی عمر میں پیغمبر ہوئے۔
سوال - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صفات بیان کئے جائیں جن میں آپ مشہور تھے۔
جواب - آپ بہت بڑے عقلمند تھے۔ عادل - جوانمرد - پرہیزگار - عفیف - امانت دار - حق کاموں میں مددگار - مہربان - صاحب مروت - اپنے پرائے کے غمخوار - خطا سے درگذر کرنے والے - سخی تھے - غرض ہزاروں خوبیاں آپ میں موجود تھیں - ہمیشہ خدا کی عبادت کرتے تھے - رات دن اللہ ہی کا خیال رکھتے تھے۔
سوال - آپ کی پیغمبری کے ابتدائی حالات کیا ہیں۔
جواب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے خواب دیکھتے تھے جن کی تعبیر بہت ہی صاف و روشن ہوتی تھی اور وہی بات سامنے آتی تھی جو آپ خواب میں دکھائی جاتی تھی۔
سوال - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیغمبر ہونے کا کب یقین ہوا۔
جواب - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چالیس برس کی ہوگئی آپ ایک دن اپنی عادت کے موافق غار حرا میں عبادت کے واسطے تشریف لے گئے اور خدا کی بندگی میں مشغول ہوئے یکایک آپ کے سامنے ایک فرشتہ آیا اور بہت ہی ہیبت اور دبدبہ کے ساتھ آپ کے روبرو کھڑا ہوگیا

اور آپ سے کہا کہ اقرا کی سورت پڑھو آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا
اوس فرشتے نے آپ کو دبایا اور کہا کہ پڑھو آپ نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا
پھر اوس نے اوسی طرح آپ کو دبایا غرض تین مرتبہ یہی حرکت کی اس کے بعد
آپ کو اقرا کی سورت پڑھائی اور اس کے بعد چھپ گیا۔

سوال۔ یہ کون فرشتہ تھا۔

جواب۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یکایک دیکھا تھا تو
کیا آدمیوں کی صورت میں دیکھا تھا۔

جواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل کو اصلی صورت میں دیکھا اور
بڑے قد و قامت میں دیکھا جب وہ آپ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے نکل کر اپنے گھر تشریف لائے اور
یہ سب قصہ اپنی بی بی خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا بی بی
نے سارا قصہ سن کر عرض کیا بیشک آپ پیغمبر ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ ابن نوفل کے پاس لیگئیں اور سب قصہ ورقہ سے
بیان کیا ورقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سب قصہ سنا۔ ورقہ
توراۃ پڑھتے تھے اور توراۃ پڑھنے والوں میں بہت بڑے عالم تھے۔ ورقہ
نے بیان کیا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو پیغمبروں کے پاس وحی لاتا ہے یہی فرشتہ
تھا جو حضرت موسی علیہ السلام کو دکھائی دیا تھا۔ جب یہ فرشتہ غار حرا
میں محمدؐ کو نظر آیا ہے تو محمدؐ پیغمبر ہو گئے۔ ان کی پیغمبری میں شک نہیں۔ یہ ہی
بزرگ پیغمبر ہے جس کی خوشخبری توراۃ و انجیل میں اللہ نے دی ہے اگر میں
زندہ رہتا تو آپ کی مدد کرتا۔ اس کے بعد ورقہ مر گئے۔

سوال - سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کون ایمان لائے۔

جواب - سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بی بی ہیں۔ اور ان کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایمان لائے ہیں ایمان لانے کے وقت حضرت علی بہت ہی کم عمر تھے مشہور یہ ہے کہ آپ سات آٹھ برس کے تھے۔ اور بڑی عمر والے مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کبھی بت پوجا نہیں کی۔

سوال - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کب ایمان لائے۔

جواب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کے کوئی پانچ برس بعد ایمان لائے حضرت عمر اور ابو جہل کے ایمان لانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس دعا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ کے لئے دعا قبول ہوگئی اور آپ ایمان لائے اس کے بعد لوگوں میں جوش ایمان پھیل گیا اسلام کی قوت بڑھنے لگی۔

سوال - حضرت عثمان کب ایمان لائے۔

جواب - حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت جلد ایمان لائے ہیں۔

سوال - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہتے ہیں۔

جواب - آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لڑکیاں دی تھیں ایک کا نام رقیہ رضی اللہ عنہا دوسری کا نام کلثوم رضی اللہ عنہا ہے۔

سوال - مکہ سے آپ مدینہ کو کیوں تشریف لے گئے۔

جواب - جب مکہ میں کافر آپ کو ایذا دینے لگے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ آپ

مدینہ تشریف لیجائیں - آپ مدینہ کو تشریف لے گئے -

سوال - پیغمبر ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے برس مکہ میں تشریف رکھے -

جواب - دس برس آپ تشریف رکھے -

سوال - مدینہ میں کتنے برس تشریف رکھے -

جواب - تیرہ برس -

سوال - قرآن شریف کتنے برس میں آپ پر اترا -

جواب - تئیس برس میں -

سوال - اس زمانہ میں پھر مکہ کبھی آپ تشریف لیگئے ہیں -

جواب - ہاں تشریف لے گئے ہیں کفار نے آپ کو روکا مگر صلح ہو گئی اور دوسرے سال آپ نے حج کیا - اور جب اسلام کی قوت بڑھ گئی مکہ آپ کے قبضہ میں آگیا اور سب مسلمان ہو گئے -

سوال - مکہ پر آپ کا قبضہ ہو جانے کے بعد آپ مکہ میں تشریف رکھے یا نہیں -

جواب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں نہیں رہے اور مدینہ کو تشریف لے گئے اور وہیں رحلت کی آپ کا روضۂ مبارک بھی مدینہ میں ہے -

سوال - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت کے وقت آپ کی کتنی بیبیاں تھیں -

جواب - نو تھیں -

سوال - ان کے نام کیا ہیں -

جواب - جویریہ - عائشہ - زینب - حفصہ - ام سلمہ - ام حبیبہ - سودہ بنت زمعہ - میمونہ - صفیہ

سوال - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کیا کیا فضائل ہیں -

جواب۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں یعنے آپ کے بعد کوئی ایسا پیغمبر پیدا نہ ہوگا جو صاحب شریعت ہو۔ آپ سب پیغمبروں میں بزرگ ہیں بلکہ سب کے سردار ہیں آپ صاحب شفاعت ہیں یعنے اللہ تعالیٰ نے آپ کو گناہگاروں کی شفاعت کرنے کا حکم دیا ہے آپ کی شفاعت سے گناہگاروں کی بخشش ہوگی۔ آپ صاحب معراج ہیں یعنے آپ آسمانوں پر چڑھے اور سدرۃ المنتہیٰ تک بلکہ آپ اس کے آگے بھی تشریف لیگئے اور جنت و دوزخ کو دیکھا۔ اور صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ آپ نے خدا کو بھی دیکھا آپ کی شریعت قیامت تک باقی رہیگی۔ آپ سے بڑے بڑے معجزے صادر ہوے

سوال۔ سدرۃ المنتہیٰ کس مقام پر ہے اور یہ کیا چیز ہے۔

جواب۔ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان پر ہے۔ اور یہ ایک بیر کا درخت ہے شب معراج میں آنحضرتؐ نے دیکھا کہ ایک چیز اسکو ڈھانکی ہوئی ہے مگر اسکا حال معلوم نہ ہوا۔ جبرئیلؑ کا یہی مقام ہے۔ اس کے اوپر سیر کرنیکی جبرئیلؑ کو اجازت نہیں ہے اسی مقام پر حضرت جبرئیلؑ کو اللہ تعالیٰ کے طرف سے وحی ہوا کرتی ہے۔

سوال۔ معراج کے کیا معنی ہیں۔

جواب۔ معراج کے معنی سیڑھی ہیں۔ اوپر چڑھنے کے بھی ہیں۔

سوال۔ ان لفظوں کے کیا معنی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی ہے۔

جواب۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلندی پر چڑھے

سوال۔ آپ کو کس مہینے میں اور کس تاریخ میں معراج ہوئی۔

جواب۔ رجب کے مہینہ کی چھبیسویں ۲۶ تاریخ کی رات میں آپ کو معراج ہوئی۔

سوال۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔

جواب۔ ہاں جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے اور اکثر صحابہ کا یہی مذہب ہے۔

سوال۔ معراج کا کیا قصہ ہے۔

جواب۔ تفسیر معالم التنزیل میں ذکر کیا گیا ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ یکایک میرے گھر کی چھت کھل گئی اور جبریل اترے اور میرے سینہ کو چیرا اور زمزم کے پانی سے اس کو دھو دیا اور ایک طشت لایا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا کہا یہ ایمان و حکمت ہے اور میرے سینہ میں ڈال دیا اور اس کو بند کر دیا اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ یہیں چیرا گیا اور نور و ایمان سے بھی سینہ شریف یہیں بھرا گیا۔ پھر براق لائی گئی جس کا رنگ سفید تھا۔ اسکا قد و قامت خچر سے چھوٹا تھا یہ مرکب ایسا تیز رفتار تھا کہ اس کا قدم اس جگہ پڑتا تھا جہاں اسکی نظر پڑتی تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں براق پر سوار ہوا اور جبریل ؑ کے ساتھ بیت المقدس کو گیا اور براق کو بیت المقدس کے اس حلقہ سے باندھ دیا جس سے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے۔ اور بیت المقدس میں داخل ہوا اور سب پیغمبروں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر جبریل ؑ نے میرے سامنے دو کٹورے پیش کئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ میں نے اس کٹورے کو اختیار کیا جس میں دودھ تھا جبریل ؑ نے کہا کہ یا محمدؐ تم نے فطرت کو اختیار کیا۔ پھر میں آسمان دنیا پر جبریل ؑ کے ساتھ گیا۔ اور آسمان پر پہنچا وہاں آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا مجھے آدم علیہ السلام نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا اور نبی صالح اور ابن صالح سے خطاب فرمایا میں نے پوچھا یہ کون ہیں

جبریلؑ نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام آپ کے باپ ہیں۔ آدم علیہ السلام کے دونوں بازوں پر دو جماعتیں روحانیوں کی تھیں جب وہ سیدھی طرف کی جماعت کو دیکھتے تھے ہنستے اور خوش ہوتے تھے اور جب بائیں طرف کی جماعت کو دیکھتے تھے روتے تھے میں نے جبریلؑ سے ان کی کیفیت پوچھی جواب دیا کہ سیدھے طرف کی جماعت کے لوگ اہل جنت ہیں اور بائیں طرف کی جماعت کے لوگ اہل دوزخ ہیں۔ پھر میں دوسرے آسمان پر گیا وہاں کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا اس آسمان پر یحییٰؑ وعیسیٰؑ سے ملاقات ہوئی ان دونوں کو میں نے سلام کہا انھوں نے جواب سلام کہا اور مرحبا کہا۔ پھر میں تیسرے آسمان پر گیا یہاں کے لوگوں نے بھی مجھے مرحبا کہا اور خوشی ظاہر کی میں اس آسمان پر یوسفؑ سے ملا یہ بہت خوبصورت ہیں میں نے ان کو سلام کہا یوسفؑ نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ پھر میں چوتھے آسمان پر چڑھا وہاں کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا اس آسمان پر میں نے ادریسؑ سے ملاقات کی اور ان کو سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ پھر پانچویں آسمان پر چڑھا اس آسمان کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا اس آسمان پر ہارونؑ سے ملا ان کو سلام کیا انھوں نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا پھر چھٹے آسمان پر گیا وہاں کے لوگوں نے بھی مرحبا کہا اور موسیٰؑ سے ملاقات کی موسیٰؑ کو میں نے سلام کیا موسیٰؑ نے جواب سلام دیا اور مرحبا کہا۔ جب میں آگے بڑھا تو موسیٰؑ رونے لگے اون سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں جواب دیا کہ محمدؐ کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے۔ پھر میں ساتویں آسمان پر گیا یہاں کے لوگوں نے مجھے مرحبا کہا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ نے مجھے جواب سلام کہا اور مرحبا کہکے ابن صالح سے

خطاب کیا۔ حضرت آدم اور حضرت ابراہیمؑ کے سوا سب پیغمبروں نے آپ کو
نیکو کار بھائی سے خطاب کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
کہ پھر میں بیت المعمور میں گیا جبریلؑ نے بیان کیا کہ یہ بیت المعمور ہے اس میں
ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے دن یہ فرشتے نہیں آتے
بلکہ دوسرے فرشتے آتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ غرض جو فرشتے اس مسجد میں
ایک مرتبہ آتے ہیں پھر وہ فرشتے دوبارہ نہیں آتے یہاں سے سدرۃ المنتہی
کے پاس گیا اس کے پھل اور پتے بڑے بڑے ہیں۔ اسوقت سدرہ کو ایک
چیز ڈھانکے ہوئے تھی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روشن پروانے اس درخت
کو گھیرے ہوئے تھے۔ راقم کہتا ہے کہ یہ سب فرشتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں کہ اس جگہہ مجھ پر میرے پروردگار نے وحی کی اور ہر روز میں پچاس
نمازیں فرض ہوئیں۔ جب میں اس کے بعد موسیٰ کے پاس گیا۔ موسیٰ نے پوچھا
کہ آپ کی امت پر کیا فرض ہوا۔ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض ہوئیں موسیٰ
نے کہا کہ میں نے بنی اسرائیل کو شرعی احکام میں آزمایا ہے اور وہ بہت
قوی تھے مگر انھوں نے احکام خدا کی پوری تعمیل نہیں کی اور آپکی امت ضعیف
و کمزور ہے ان سے اس فرض کی پابندی نہ ہوگی آپ پھر خدا سے عرض کر کے
ان نمازوں کو گھٹائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پلٹے اور کمی کی درخواست
کی اس کے بعد پانچ نمازیں کم ہوگئیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ
سے ملاقات کی اور بیان کیا کہ پانچ نمازیں کم ہوئیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ
پھر تشریف لیجائیے اور کم کرائیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لیگئے
اور نمازیں کم کرائیں۔ غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ کی کوشش سے
اتنی نمازیں کم کرائیں کہ پانچ نمازیں باقی رہ گئیں۔ اس کے بعد بھی موسیٰ نے

کم کرانے کی ترغیب دی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا کہ میں بار بار عرض
کرنے سے شرماتا ہوں۔ غرض پانچ نمازیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور آپ کی امت پر فرض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
پھر میں نے جنت کی سیر کی۔ ابو حبانہ سے روایت ہے کہ آپ اس جگہ سے
بھی اوپر چڑھے تھے اور ایسی جگہ پہنچے تھے جہاں قلم کی آواز آتی تھی۔ اور انس
بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سدرۃ المنتہی
کے پاس پہنچے تو آپ فرماتے ہیں کہ جبار میرے نزدیک ہو گیا پھر اور پاس ہو گیا
اور پھر مجھ پر وحی کی۔

سوال۔ اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالی سے شب معراج میں کلام کیا ہے مگر آپ نے خدا کو دیکھا
بھی ہے یا نہیں۔

جواب۔ اکثر صحابہ کا یہ کہنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج
میں خدا کو دیکھا ہے۔ اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

سوال۔ کیا بعض صحابہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خدا کو نہیں دیکھا۔

جواب۔ ہاں بعض صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خدا کو نہیں دیکھا چنانچہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہی مذہب ہے۔
شیعہ و معتزلہ بھی یہی کہتے ہیں۔

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو کس نام
سے پکارتے ہیں۔

جواب۔ ان کو صحابہ رسول اللہ کہتے ہیں۔

سوال۔ صحابی کی کیا تعریف ہے۔

جواب۔ صحابی وہ شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور آپ پر ایمان لائے اور ایمان پر مرے۔

سوال۔ صحابہ کے کتنے قسم ہیں۔

جواب۔ دو قسم۔ مہاجرین۔ انصار

سوال۔ ان کی کیا تعریف ہے۔

جواب۔ مہاجرین وہ اصحاب ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کے لئے مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آگئے اور انصار وہ اصحاب ہیں جو آپ کی اور آپ کے مہاجرین صحابہ کی خدمت کی۔

سوال۔ سب اصحاب میں بزرگ صحابہ کون ہیں۔

جواب۔ وہ صحابہ ہیں جو بدر کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کافروں سے لڑے ہیں۔

سوال۔ یہ صحابہ گنتی میں کتنے ہیں۔

جواب۔ تین سو تیرہ ۳۱۳ شخص تھے۔

سوال۔ پھر ان صحابہ میں کون سے صحابہ زیادہ بزرگ ہیں۔

جواب۔ دس صحابی ہیں جن کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

سوال۔ ان کے نام کیا ہیں۔

جواب۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ۔ عمر بن الخطابؓ۔ عثمان بن عفانؓ۔ حضرت علی ابن ابی طالبؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ سعد بن ابی وقاصؓ سعید بن زیدؓ۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ۔

سوال - ان صحابہ کو عشرہ مبشرہ کیوں کہتے ہیں۔

جواب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں جنت کی بشارت دی ہے

سوال - ان کے سوائے کسی اور صحابی کی شان میں بھی جنت کی خوش خبری دی ہے۔

جواب - بی بی فاطمہؓ - حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی شان میں بھی جنت میں داخل ہونے کی خوش خبری دی ہے

سوال - ان تیرہ صحابہ میں زیادہ بزرگ کون ہیں۔

جواب - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفے ہیں۔

سوال - حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے خلیفے ہیں اور ان کے کیا نام ہیں۔

جواب - حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار خلیفے ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ عمر بن الخطابؓ - عثمان بن عفانؓ - علی بن ابی طالبؓ -

سوال - کیا یہ چاروں خلیفے گناہ سے معصوم ہیں۔

جواب - ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ معصوم نہیں ہیں کیونکہ ان کے معصوم ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

سوال - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خلیفہ کس شخص کو بنایا۔

جواب - یہ ثابت نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ بنایا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے زمانہ میں ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے کی اجازت دی تھی اور ابوبکر صدیقؓ نے چند نمازیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سب صحابہ کو پڑھائیں۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے کے لئے ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا تھا سب صحابہ نے

آنحضرت صلی اللہ کی رحلت کے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرا لیا
اور دینی اور دنیاوی کاموں میں اپنا حاکم بنا لیا اور اسی بات پر سب اکٹھا ہوئے
کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہیں۔

سوال ۔ ابوبکر صدیقؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے۔

جواب ۔ عمرؓ کو ابوبکر صدیقؓ نے اپنا خلیفہ بنایا اور ابوبکر صدیقؓ کے بعد
سب صحابہ نے عمرؓ کی خلافت پر اتفاق کر لیا اور حضرت عمرؓ خلیفہ دوم ہوئے۔

سوال ۔ حضرت عمرؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے۔

جواب ۔ حضرت عمرؓ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا کہ آپس میں مصلحت کے ساتھ
کسی ایک صحابی کو خلیفہ بنا لیا جائے۔ اور چھ صحابی کا نام بیان فرمایا۔ ان
چھ صحابیوں نے اتفاق کر کے حضرت عثمان بن عفانؓ کو خلیفہ بنایا۔

سوال ۔ چھ صحابہ کے کیا نام ہیں۔

جواب ۔ حضرت عثمانؓ حضرت علی المرتضیٰؓ عبدالرحمن بن عوفؓ طلحہؓ زبیرؓ
سعد ابن ابی وقاصؓ۔

سوال ۔ حضرت عثمانؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے۔

جواب ۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ خلیفہ ہوئے اور مکہ مدینہ کے سب صحابہ نے
آپ کے خلیفہ ہونے پر اتفاق کیا۔ مگر اس کے بعد بعضے صحابہؓ حضرت علیؓ سے
الگ ہوگئے اور بہت سے جھگڑے پیدا ہوگئے۔

سوال ۔ بعد بیعت حضرت علی سے جو صحابہ الگ ہوگئے انکے کیا نام ہیں۔

جواب ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔

سوال ۔ ان کے الگ ہو جانے کی کیا وجہ تھی۔

جواب ۔ حضرت عثمانؓ کے شہید ہو جانیکے بعد آپکو جن لوگوں نے شہید کیا

وہ حضرت عثمانؓ کے بدلہ میں نہیں مارے گئے۔

سوال۔ کیوں نہیں مارے گئے۔

جواب۔ جنھوں نے حضرت عثمان کو شہید کیا تھا ان کا پورا پتہ نہیں ملا اگرچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بہت تلاش کی اور بہت کوشش کی۔

سوال۔ کن لوگوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔

جواب۔ یہ مصری لوگ تھے۔

سوال۔ کیا یہی سبب تھا جو طلحہؓ و زبیرؓ حضرت علیؓ سے جدا ہو گئے۔

جواب ہاں یہی سبب تھا۔ اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان نے جو شام کے بادشاہ تھے اسی وجہ سے آپ کے ہاتھ بیعت نہیں کی۔

سوال۔ کیا طلحہؓ و زبیرؓ کا الگ ہو جانا اور معاویہ کا حضرت علیؓ سے بیعت نہ کرنا درست تھا۔

جواب ہرگز نہیں۔

سوال۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب۔ حضرت علیؓ کے خلیفہ ہونے پر جب مہاجرین و انصار نے اجماع کر لیا تھا اور طلحہؓ و زبیرؓ بھی اس اجماع میں شریک تھے تو پھر ان دونوں صاحبوں کو حضرت علیؓ سے الگ ہونے کا حق نہیں تھا۔ اور نہ حضرت عثمانؓ کے خونیوں کو مانگنے کا انہیں منصب تھا۔ چونکہ مہاجرین و انصار نے حضرت علیؓ سے بیعت کی تھی معاویہ کا حضرت علیؓ سے بیعت نہ کرنا خطا تھی۔

سوال۔ حق کیوں نہیں تھا۔

جواب۔ طلحہؓ و زبیرؓ حضرت علیؓ حاکم تھے اور یہ محکوم تھے محکوم کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ حاکم سے اپنے کسی رشتہ دار کے خونیوں کو خود طلب کرے بلکہ اسکا یہ منصب ہے

کہ حاکم کے پاس اپنا دعوے پیش کرے۔ اسی طرح معاویہ کو بھی یہ حق نہیں تھا
کہ حضرت عثمانؓ کے خونیوں کو حضرت علیؓ سے مانگتے۔ اور اس غلط وجہ پر حضرت
علیؓ سے جنگ کرتے۔ اور خود حاکم بن جاتے۔

سوال۔ حضرت علیؓ کے بعد کون خلیفہ ہوئے۔

جواب۔ خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ پر پوری ہوگئی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت کا زمانہ تیس برس ہے
اور حضرت علیؓ پر تیس برس پورے ہو گئے۔ حضرت علیؓ کے بعد خلافت کا زمانہ
نہ رہا اور سلطنت رہ گئی۔

سوال۔ حضرت علیؓ کے بعد کون بادشاہ ہوئے۔

جواب۔ حضرت حسنؓ نے جو حضرت علیؓ کے بڑے فرزند تھے حضرت معاویہؓ سے
صلح کر لی۔ اور جو ملک عراق انکے قبضہ میں تھا معاویہؓ کو دیدیا اس کے
بعد معاویہ بادشاہ ہو گئے۔

سوال۔ حضرت معاویہ کے بعد کون شخص بادشاہ ہوا۔

جواب۔ یزید جو معاویہ کا بیٹا تھا بادشاہ ہوا۔

سوال۔ یزید کو کس نے بادشاہ بنایا۔ کیا سب مسلمان خود اس کی بادشاہی
سے راضی ہو گئے تھے۔

جواب مسلمان اس کی بادشاہی سے خوش نہیں تھے بلکہ اس کے باپ حضرت
معاویہؓ نے اس کو بادشاہ بنایا اور اپنی جگہ پر بٹھلایا تھا۔

سوال۔ یزید کی بادشاہی سے مسلمان کیوں ناخوش تھے۔

جواب۔ یزید۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل نہیں کرتا تھا
اور تاریخوں میں لکھا ہوا ہے کہ وہ شراب بھی پیتا تھا اور زنا بھی کرتا تھا۔

اور ناحق و ناروا صحابہ پر ظلم کرتا تھا۔ پھر اس کی بادشاہی سے مسلمان کو ...

سوال ۔ کیا یہ نالایق ۔ صحابہ پر ظلم کرتا تھا۔

جواب ۔ فقط ظلم ہی نہیں کرتا تھا بلکہ بعض صحابہ کو قتل بھی کر ڈالا۔

سوال ۔ کیا اس نالایق نے صحابہؓ کو قتل کیا ہے۔

جواب ۔ افسوس ہے کہ یزید نے ایسے صحابی کو مار ڈالا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا پیارا بلکہ فرزند تھا۔ اور اس پیارے صحابی کے بیٹوں کو بھی مار ڈالا۔

سوال ۔ وہ کون ہیں۔

جواب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے بچے۔

سوال حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کس کے فرزند ہیں۔

جواب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں اور آپ کی والدہ بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی ہیں۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔

سوال ۔ کیا اس ظالم نے حضرت امام حسینؓ کو شہید کر دیا۔

جواب ۔ ہاں حضرت امام حسینؓ کو اور آپ کے نوجوان فرزند علی اکبر اور آپ کے پیارے بھائی حضرت عباس اور دوسرے بھائیوں کو۔ غرض حضرت حسینؓ کے سارے کنبے کو شہید کر دیا۔

سوال ۔ اس کی کوئی وجہ بھی تھی۔

جواب ۔ کوئی وجہ نہیں تھی فقط یہ دشمنی تھی کہ حضرت امام حسینؓ نے اس ناپاک یعنی یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔

سوال ۔ کیا اوروں نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

جواب۔ ہاں ظلم کے خوف سے بیعت کر لی تھی۔

سوال۔ کیا اس ظالم کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری امر تھا۔

جواب۔ ضروری امر نہیں تھا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پوری ہوگئی تو سلطنت باقی رہ گئی اور بیعت بادشاہ سے واجب نہیں ہے اور جب یہ ظالم بادشاہ خدا اور اوس کے پیغمبر کا نافرمان تھا تو ایسے ناپاک کے ہاتھ پر بیعت کس طرح ضروری ہوگی۔

سوال۔ کیا یزید کافر تھا۔

جواب۔ اس کا کفر ثابت نہیں ہے امام اعظمؒ نے یزید کو کافر نہیں کہا ہے اور اس پر لعنت بھی نہیں کی ہے۔ اور ہمارے مذہب میں بھی اس پر لعنت کرنے کا صاف حکم نہیں ہے۔

سوال۔ کسی مذہب میں اس پر لعنت کی گئی ہے یا نہیں۔

جواب۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ اس پر لعنت کرتے ہیں۔

سوال۔ کیا یزید نے امام حسینؓ اور آپ کی سب اولاد کو شہید کر دیا۔

جواب۔ امام زین العابدین جو آپ کے بڑے فرزند تھے لڑائی کے وقت بہت بیمار تھے اسواسطے آپ کو امام حسینؓ نے لڑائی میں شریک ہونے کا حکم نہیں دیا۔ پس امام حسینؓ کے فرزندوں سے آپ ہی بچ گئے اور سب شہید ہوگئے۔ امام زین العابدینؓ کی اولاد کا سلسلہ اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔

سوال۔ کیا آدمی مرنے کے بعد اس سے قبر میں سوال و جواب بھی ہوگا۔

جواب۔ بیشک آدمی مرنیکے بعد قبر میں سوال و جواب ہوگا یعنے دو فرشتہ قبر میں آئینگے اور یہ سوال کرینگے کہ تیرا خدا کون ہے اور تیرا پیغمبر کون ہے

اور تیرا دین کیا ہے۔ اگر مومن ہے تو یہ جواب دیگا کہ میرا پروردگار خدا تعالےٰ ہے اسکا کوئی شریک نہیں ہے اور میرے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میرا دین اسلام ہے۔ اور جو کافر ہے اس سے جواب میں لغزش ہو گی

سوال۔ قیامت کے کیا معنی ہیں۔

جواب۔ دنیا جو اسوقت تم کو نظر آتی ہے ایک دن ایسا ہوگا کہ دنیا اپنی نہ رہے گی۔ بلکہ اپنی حالت کو بدل دیگی۔ آسمان توٹ جائیگا اور سورج کی روشنی جاتی رہے گی۔ چاند اور ستارے بے نور ہو جائینگے۔ اور اپنی جگہ سے گر جائینگے۔ زمین میں زلزلے آئیں گے۔ دریا سوکھ جائینگے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ غرض دنیا اور دنیا کی سب چیزیں بگڑ جائینگی۔ اور سب چیزیں ایک دم فنا ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالی دوسرے مرتبہ دنیا کو پیدا کریگا۔ اور سب چیزیں پیدا ہو جائیگی۔

سوال۔ کیا قیامت میں سب لوگ جمع ہونگے اور اُن سے حساب کتاب بھی ہو گا

جواب۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا ہے کہ ایک بڑے میدان میں سب لوگ کھڑے کئے جائیں گے اوس روز آفتاب بہت نزدیک ہو جائے گا اور بہت سخت گرمی ہو گی لوگ اپنے اپنے پسینوں میں غوطے کھائیں گے مگر جو نیک لوگ ہیں آرام سے رہیں گے۔ ہر ایک پیغمبر اپنی امت کی فکر میں رہے گا۔ ہر آدمی کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ یہ وہی دن ہے جسکی ہمارے پیغمبروں نے دنیا میں خبر دی تھی۔ کفار گمراہ و مستی کی حالت میں رہیں گے۔ اس کے بعد میزان قایم ہو گی اور اعمال نامے تولے جائینگے جن کی نیکیاں ترازو میں جھک جائیں گی۔ وہ بہشت میں چلے جائیں گے اور جن کی برائیاں ترازو میں جھک جائیں گے۔ وہ عذاب میں پھنس جائینگے

سوال - اس دن کون حساب لے گا۔

جواب - خود اللہ جل شانہ حساب لے گا۔

سوال - کیا سب انسان جہان سے اوٹھائے جائینگے وہیں کھڑے رہیں گے یا ان کے کھڑے رہنے کی دوسری جگہ ہوگی۔

جواب - انسان جہان سے اوٹھائے جائیں گے وہاں سے وہ چلائے جائیں گے اور پل صراط سے گزرینگے - اور میدان قیامت میں کھڑے کئے جائیں گے۔

سوال - صراط کیا چیز ہے۔

جواب - صراط ایک پل ہے جو دوزخ پر رکھا جائیگا اس پل سے سب لوگوں کو گزرنا ہوگا - مومن بھی اس پر گزرینگے اور کافر بھی - پیغمبر بھی اس پر سے گزرینگے [illegible] کافر اس پر سے گزریں گے اون کو بہت تکلیف ہوگی بلکہ بعضے [illegible] میں گر پڑیں گے اور مومن آسانی کے ساتھ گزرینگے اونمیں سے بعضے بجلی کی طرح کوند کر نکل جائیں گے اور بعضے ہوا کی طرح تیزی سے چلے جائینگے۔

سوال - صراط پر سے گزرنیکے بعد لوگ کہاں جائینگے۔

جواب - جو لوگ مومن ہیں حساب و کتاب کے بعد جنت میں جائینگے اور جو لوگ کافر ہیں دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

سوال - جنت و دوزخ کیا چیزیں ہیں۔

جواب - اللہ تعالی نے اپنے پاک بندوں اور مومنوں کے واسطے ایک بہت بڑے آرام و راحت کی جگہ تیار رکھی ہے اوسمیں سب قسم کی خوشی اور آرام کی چیزیں موجود ہیں عمدہ عمدہ مکان اور نہایت خوشنما باغ اور خوش گوار نہریں اور خوبصورت حوض ہیں اور ہزاروں قسم کی غذائیں اور میوے اور قسم قسم کے

آرایش کی چیزیں۔ عمدہ عمدہ لباس۔ غرض ہر قسم کی راحت و آرام کا سامان اسمیں موجود ہے خوبصورت خادم مرد و عورت نہایت فرماں بردار ہیں۔ جو لوگ جنت میں داخل ہونگے ان کی خوشی سے خدمت کرینگے۔

دوزخ رنج و غم کا مکان ہے اسمیں چاروں طرف آگ سلگی ہوئی ہے دنیا کی آگ سے اس کی تیزی بہت زیادہ ہے۔ ہزاروں قسم کے سانپ بچھو اور زہریلے جانور آگ میں سلیے ہوے اسمیں بے گنتی موجود ہیں۔ ان کے جثے بہت زبردست ہیں وہ سب دوزخیوں کے واسطے پیدا کئے گئے ہیں اور کافروں کا راستہ دیکھ رہے ہیں۔

سوال۔ کیا بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے

جواب۔ بیشک ہمیشہ رہیں گے۔

سوال۔ کیا بہشتیوں اور دوزخیوں کو موت نہیں ہے۔

جواب۔ وہ سب ہمیشہ زندہ رہینگے اونکے لئے موت نہیں ہے۔

سوال۔ کیا سب بہشتی ایک درجہ کے ہونگے۔

جواب۔ نہیں۔ بلکہ ان میں سے بعضے بڑے مرتبہ کے ہیں اور بعضے بعضے نسبت کم درجے کے ہونگے۔

سب سے بڑے درجہ کے لوگ پیغمبر ہیں انکے بعد صدیقین و اولیا و شہدا و علما ہیں اور ان کے بعد عام مومنیں ہیں۔

سوال۔ کیا بہشت میں اللہ تعالی کا دیدار بھی ہوگا۔

جواب۔ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا ہے کہ اللہ تعالی کو تم آخرت میں اس طرح دیکھوگے جس طرح کہ تم چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔

سوال۔ کیا جنت و دوزخ کو اللہ تعالی حساب و کتاب کے بعد پیدا کریگا

یا پیدا کر چکا ہے۔

جواب۔ اللہ تعالی نے جنت و دوزخ کو اوسی وقت پیدا کیا ہے جب کہ زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔

سوال۔ کیا بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جنت و دوزخ کو حساب و کتاب کے بعد پیدا کریگا۔

جواب۔ ہاں فرقہ معتزلہ وغیرہ یہی اعتقاد رکھتے ہیں۔

سوال۔ کیا اس قسم کا اعتقاد رکھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ ایسا اعتقاد رکھنا جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید میں یہی ذکر کیا گیا ہے کہ دوزخ و جنت پیدا ہو چکے ہیں۔

سوال۔ اگر کوئی شخص ایسا اعتقاد رکھے گا تو اس پر کیا حکم ہے۔

جواب۔ فاسق ہو جائے گا۔

سوال۔ کیا دوزخ میں فقط کفار جائیں گے یا گناہگار بھی جائیں گے۔

جواب۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ کافر و گنہگار دوزخ میں جائیں گے مگر گنہگار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بعد دوزخ سے نکالے جائینگے اور معتزلہ کا یہ مذہب ہے کہ دوزخ کافروں کی جگہ ہے کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ دوزخ میں وہی جائیگا جس نے اللہ تعالی کو جھٹلایا اور اللہ تعالے سے موںھ پھیر لیا ہے۔

سوال۔ کافر اور مشرک تو دوزخ میں جائینگے۔ مگر انکے بچے بھی دوزخ میں جائیں گے

جواب۔ بہت سے عالموں کا یہی کہنا ہے کہ مشرکوں کے بچے بھی دوزخ میں جائینگے۔ اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے۔

سوال۔ بڑے اور چھوٹے گناہ جن لوگوں سے ہو گئے ہیں انکے رہائی کی

کیا صورت ہے۔

جواب۔ ان پر واجب ہے کہ سچے دل سے توبہ کریں امید ہے کہ اللہ تعالے ان کی توبہ قبول کر لے گا۔

سوال۔ اگر کوئی گنہگار مومن توبہ نہ کر کے مر جاوے تو کیا اللہ تعالی اسکے گنہ بخش دے گا۔

جواب۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں کبھی شرک کرنے والے کو نہیں بخشونگا۔ اور اس کے سوا جس کو چاہونگا اوسکے سب گناہ بخشدونگا۔

سوال۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن لوگوں کی اللہ تعالی کے پاس شفاعت فرمائیں گے۔

جواب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی شفاعت کرینگے جن سے بڑے بڑے گناہ صادر ہوے ہیں۔

سوال۔ بڑے گناہ کیا ہیں۔

جواب۔ بڑے گناہ بہت سے ہیں۔ جیسا کسی کو بے سبب مار ڈالنا چوری کرنا غیر شخص کی عورت سے حرام کرنا۔ لواطت کرنا۔ کسی عورت سے حرام کرنا۔ شراب پینا۔ بیاج کھانا۔ کسی نیک عورت پر تہمت لگانا۔ جھوٹ بولنا۔ وغیرہ ان گناہوں کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کبائر گناہ ستر تک گنے ہیں۔

سوال۔ کیا ایسے گناہ کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔

جواب۔ کافر نہیں ہوتا اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ مگر دوسرے مذہب والوں کے پاس اگر اس طرح کا گناہگار بغیر توبہ کرنیکے مر گیا تو کافر ہو جاتا ہے۔

سوال۔ وہ کون لوگ ہیں۔

جواب۔ حضرات اہل سنت ان کو خارجی کہتے ہیں۔

سوال۔ خارجی کون لوگ ہیں۔

جواب۔ خارجی وہ لوگ ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کو نہیں مانتے اور باقی خلیفوں یعنے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ کی بزرگی کرتے ہیں اور ان کی خلافت کو مانتے ہیں خارجیوں اور شیعوں میں بالکل عداوت ہے۔

سوال۔ شیعہ لوگ کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔

جواب۔ شیعہ مذہب والے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول کہتے ہیں اور باقی تینوں خلیفوں کی خلافت کو نہیں مانتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ مگر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکے حکم کو نہیں مانا۔ اور ان کے جی نے جو کچھ چاہا کیا۔ یعنے ابو بکر صدیقؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف خلیفہ بنایا غرض ان من گھڑت باتوں کا یقین رکھتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی خلیفوں کی شان میں برا بھلا کہتے ہیں۔

سوال۔ ہمارے مذہب میں ان کا کوئی فیصلہ ہوا ہے۔

جواب۔ ہمارے پاس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول ہیں اور عمرؓ خلیفہ دوم ہیں۔ ان کو شیخین کہتے ہیں ان دونوں خلیفوں کو باقی دونوں خلیفوں پر بزرگی ہے۔

خلیفہ سوم ہمارے پاس عثمانؓ ہیں اور خلیفہ چہارم حضرت علی ابن طالبؓ ہیں ان دونوں خلیفوں کی برابر محبت رکھنا چاہئے اور سب جھوٹے سچے جھگڑوں میں نہیں الجھنا چاہیے۔ ان دونوں میں زیادہ بزرگ کون ہیں اسکا فیصلہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

سوال۔ کیا شیعہ مذہب والے حضرت علیؑ کو خلیفہ کہنے پر بس کرتے ہیں یا اور باتوں میں بھی جھگڑتے کرتے ہیں۔

جواب۔ ہاں اور دیگر باتوں میں بھی جھگڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔

سوال۔ کیا یہ لوگ حضرت علیؑ سے کسی طرح کا گناہ نہ ہونے کے معتقد ہیں۔

جواب۔ حضرت علیؑ کو معصوم کہتے ہیں بلکہ حضرت علیؑ کی اولاد کو بھی معصوم کہتے ہیں۔

سوال۔ کیا قیامت تک جو اولاد حضرت علیؑ کی ہوگی وہ سب معصوم ہے۔

جواب۔ ایسا نہیں ہے انکا بیان یہ ہے کہ بارہ امام معصوم ہیں ان کے نام ہیں۔ حضرت امیر المومنین علیؑ۔ حضرت امام حسنؑ۔ حضرت امام حسینؑ۔ حضرت امام زین العابدینؑ۔ حضرت امام باقرؑ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ۔ حضرت امام موسی کاظمؑ۔ حضرت امام علی بن موسی رضاؑ۔ حضرت امام محمد جوادؑ۔ حضرت امام علی الذکیؑ۔ حضرت امام حسن عسکریؑ۔ حضرت امام محمدؑ۔ امام محمدؑ کو مہدی کہتے ہیں اور ان کو زندہ مانتے ہیں کہ یہ امام چھپے ہوئے ہیں اور اخیر زمانہ میں ظاہر ہو جائینگے۔

سوال۔ ان اماموں کے معصوم ہونے پر کوئی دلیل بھی بیان کرتے ہیں۔

جواب۔ قرآن و حدیث و اجماع امت سے کوئی دلیل نہیں بیان کرتے اور بہت سی بیکار باتیں کہتے ہیں جن سے ان کا معصوم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

سوال۔ جس نے امیر المومنین حضرت علیؑ کو خلیفہ اول نہیں مانا ہے یا حضرت علیؑ سے لڑائی جھگڑا کیا ہے اوس پر کیا حکم کرتے ہیں۔

جواب۔ جس نے حضرت علیؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اول نہیں مانا اوس کو فاسق کہتے ہیں۔ اور جس نے امیر المومنین حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے اوس کو کافر کہتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

سوال۔ کیا یہ لوگ ان صحابہ اور اولیا اللہ کو جو حضرت علیؑ کو خلیفہ اول نہیں مانتے ہیں فاسق کہتے ہیں۔

جواب۔ ہاں سب کو فاسق کہتے ہیں۔ معاذ اللہ

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب بی بیوں کو بھی بُرا بھلا کہتے ہونگے کیونکہ سب بیبیاں حضرت علیؑ کو خلیفہ اول نہیں مانتی تھیں۔

جواب۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیاں حضرت علیؑ کو خلیفہ اول نہیں کہتے تھیں ان سب کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ مگر ان سب میں حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو بہت بُرا کہتے ہیں۔ اور ان سے بہت دشمنی رکھتے ہیں کیونکہ عایشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کی ہے۔

سوال۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سب سے زیادہ بزرگ کونسی بی بی ہیں۔

جواب۔ بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں جو بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی ماں ہیں۔

سوال۔ ان کے بعد کونسی بی بی زیادہ بزرگ ہیں۔

جواب۔ بی بی عایشہ صدیقہؓ ہیں۔

سوال۔ حضرت بی بی فاطمۃ الزہراؓ کے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں کیا کیا فضائل ہیں۔

جواب۔ بی بی فاطمۃ الزہراؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ فاطمہؓ دنیا کے عورتوں کی سردار ہے۔

(حصہ اول ختم)

هو العلی

تنویر الہدایہ

قطعہ

تنویر ہدایہ ہے کہ تبلیغ کا مایہ
سرمایۂ ایماں کی حفاظت جو ہو منظور

ڈھال [illegible]
ہے حصن حصین اس کو [illegible]

کتاب مہدیہ [illegible] عنوان جس کو میرے والد محترم ذو الفضل و الکرم مولوی [illegible] واستاذی [illegible] عمدۃ العلما
بحر العلوم علامہ سید اشرف صاحب شمسی مدظلہ العالی [illegible] غرض [illegible] ناصر
اردو زبان میں تصنیف فرمایا ہے [illegible] کی [illegible] حضرت سید [illegible] مہدی موعود
علیہ السلام کو دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت [illegible] کیا گیا ہے اور [illegible] شرائط [illegible]
فی الحقیقت قابل اشراط ثبوت مہدی [illegible]
عدم ضرورت پر جو استدلال کیا جاتا تھا [illegible] کی ہے بلکہ اسکا استیصال فرما [illegible]
مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے [illegible] مذہب مہدویہ کے اصول [illegible]
موثق براہین سے ثابت کیا ہے آخر میں [illegible] پر ایسی محققانہ بحث کی ہے جس کو دیکھنے سے
ان تمام پیچیدگیوں کا ازالہ ہو جاتا ہے جو ان دنوں خاص اس مسئلہ میں پیدا ہو گئی ہیں [illegible]
اگر انصاف سے ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ [illegible] مہدویہ میں درحقیقت اس [illegible]
کتاب رد میں تو کیا بلکہ عربی و فارسی میں بھی [illegible] نظر [illegible] علاوہ ازیں اسکو [illegible]
کے ساتھ عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوانے کا انتظام [illegible] ان تمام خوبیوں کے [illegible]
صرف ایک [illegible] رکھی گئی ہے [illegible] مہدی [illegible]
[illegible] مشتہر [illegible]
[illegible] محلہ [illegible] آباد دکن [illegible] غفر اللہ لہ